السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

صاحب تذکیر الاخوان نے اپنی کتاب کے ایک باب کے حاشیہ پر عوارف المعارف کے حوالہ سے یہ عبارت نقل کی ہے کہ اس وقت تک کوئی آدمی مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک کہ لوگ اس کی نگاہ میں ایک مینگنی کی طرح بے بس نظر نہ آنے لگیں۔ کیا یہ عبارت صحیح ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

!الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد

صاحب تذکیر الاخوان نے جو عبارت نقل کی ہے درست ہے۔ اس کا مضمون اس طرح ہے کہ وہ تریسٹھویں باب میں لکھتے ہیں، ''آدمی کا صدق و اخلاص دو چیزوں پر منحصر ہے۔ پہلی شریعت کی اتباع اور دوسری تمام مخلوقات سے امیدیں منقطع کرلینا اور زیادہ ترافت اسی آخری چیز سے پش آتی ہے، حالانکہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ 'کسی آدمی کا ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہوسکتا جب تک کہ لوگ اس کی نگاہ میں مینگنی کی طرح بے بس نظر نہ آنے لگیں۔ (عوارف المعارف)

نے ''فوائد الفوائد'' میں بالکل یہی مضمون نقل کیا ہے اور ان دونوں کتابوں کا مضمون کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کے عین مطابق ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ''اس نے تم کو پاکیزہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء چیزوں کا رزق دیا'' یہ اللہ ہے تمہارا پالنے والا، سو برکت والا ہے سارے جہانوں کا پالنے والا'' ''سب تعریفیں اسی کو ہیں، جو سارے جہانوں کا پرورش کرنے والا ہے'' اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے لیے کشادگی بنا دیتے ہیں''، '' اور جو اللہ پر بھروسہ کرے، اللہ اسے کافی ہے'' وغیرہ من الآیات

اور یہ جو تمام مخلوقات کو اونٹ کی مینگنی سے تشبیہ دی ہے، یہ صرف اس بات میں ہے کہ کسی کو بھی معدوم چیز کو موجود کرنے کی یا موجود کو معدوم کرنے کی ذاتی طاقت نہیں ہے جس طرح مینگنی انسان کی بہ نسبت بالکل ناچیز اور حقیر ہے کہ جس طرح آدمی چاہے اس کو الٹ پلٹ سکتا ہے، پانی میں پھینک سکتا ہے، آگ میں ڈال سکتا ہے ہے، پاؤں میں مسل سکتا ہے، ریزہ ریزہ کرسکتا ہے، ایسے ہی تمام مخلوقات فرش سے عرش تک خداوند تعالیٰ کی قدرت کے سامنے مجبور و مقہور ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، ''اگر خدا تجھے کوئی تکلیف پہنچانا چاہے تو اس کو کوئی دور نہیں کرسکتا اور اگر تیرا بھلا کرنا چاہے تو کوئی اس کو روک نہیں سکتا۔''

تفسیر کبیر میں امام رازی نے پانچویں پارہ کی اس آیت کے تحت بڑی تفصیل سے اس مضمون کو بیان کیا ہے، لکھتے ہیں: ''تمام ممکنات اسی کی طرف منسوب ہے، تمام کائنات اس کی محتاج ہے، رحمت، سخاوت اور وجود اسی سے ملتا ہے، یہ آیت بیان کررہی ہے کہ نفع اور نقصان اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ کفر و ایمان، طاعت و نافرمانی، خوشی اور مصیبت، خیرات اور دکھ، لذت و راحت اور زخم و بیماریاں سب اسی نفع و نقصان کی تفسیر ہیں اور یہ سب خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔''

اور اس سے نو دس سطر پہلے لکھتے ہیں: ''اگر کوئی آدمی اپنے مولا کو پہچاننے کے بغیر غیر کی طرف متوجہ ہو، تو اہل اللہ کے نزدیک ایسا آدمی مشرک ہے اور اگر کوئی آدمی اعتراض کرے کہ بھوکا روٹی کی طرف توجہ کرتا ہے، پیاسا پانی کی طرف رجوع کرتا ہے، تو کیا یہ مشرک ہے؟ تو جواب یہ ہے کہ یہ شرک نہیں ہے کیونکہ روٹی یا پانی کا وجود اور اس کی سیر کرنے کی صفت سب اللہ تعالیٰ کی ایجاد و تکوین سے ہے تو ان کی طرف رجوع کرنا اللہ تعالیٰ کی طرف بالکلیہ توجہ کرنے کے منافی نہیں ہے۔ صرف اتنا خیال رکھنا چاہیے کہ تمام چیزیں بذات خود معدوم ہیں اور خدا تعالیٰ کی ایجاد سے موجود ہیں۔

جب انسان کی نگاہ یہاں تک پہنچ جاتی ہے تو پھر تمام مخلوقات اس کی نگاہ میں مینگنی کی طرح بے حقیقت نظر آتی ہیں۔

[فتاوی نذیریہ]

جلد01